نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۸ — مطبوعہ ۲۷ - نومبر ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ [illegible]

ایضاً بیرونجات سے مع محصول ڈاک۔ [illegible]

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجاویگی +

ایڈیٹوریل

ای آسمانو اس سے متعجب ہو جاؤ ہاں بشدت حیران ہو نہایت مضطرب ہو خداوند فرماتا ہی۔ کیونکہ میرے لوگوں نے دو برائیاں کیں۔ انہوں نے مجھ جیتے پانی کے سوتے کو چھوڑ دیا اور اپنے۔ لئے حوض کھودے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے حوض جنمیں پانی نہیں ٹھہر سکتا۔ یرمیاہ ۲ : ۱۲، ۱۳

جو شخص خدائے واجب الوجود کا معتقد دین حق کا متلاشی حقیقی ہو دنیا میں اُسکے لئے انواع مختلف مذاہب کا موجود ہونا بڑی حیرانی و اضطراب کا باعث معلوم ہوتا ہی موجودہ مختلف مذاہب اور اُنکی جُدی جُدی تعلیمات نہ صرف آدمیوں ہی کے لئے حیرانی و اضطراب کا باعث ہیں لیکن آیت مسطورہ میں خداوند آسمانوں کو (جس سے خلقت سماوی مراد ہی) مخاطب کرکے فرماتا ہی کہ بشدت حیران ہو نہایت مضطرب ہو۔ واقعی یہہ ایسا امر عظیم ہی کہ اس کے انکشاف راز میں اکثر حکما و عقلائے جہان حیران و سرگردان رہے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے کیوں دُنیا میں صرف ایک ہی دین حق قایم نہیں کیا اور کس لیے جھوٹے مذہبوں اور طریقوں کو جاری ہونے دیا؟ لیکن وے نہیں جانتے کہ خدائے تعالیٰ انسان پر نیکی و بدی کے قبول و ترک کرنیکے لئے جبر نہیں کرتا کیونکہ بحالت مجبوری نیکی کی جزا اور بدی کی سزا کسی کام کی نہیں۔ خدا نے شروع سے آدم کے ساتھ یہہ آزادانہ طریق برتا اور اُسے فاعل مختار مخلوق بنایا ایسا کہ وہ چاہے تو جیتے پانی کے سوتے سے سیراب ہو اور اگر نہ چاہے تو اپنے لئے کوئی حوض کھودے (جو ٹوٹا ہوا ہی) تاکہ اپنی تشنگی کو بجھاوے لیکن جب اُس حوض میں پانی ہی نہیں ٹھہر سکتا تو اس سے سیرابی و آسودگی حاصل ہونا غیر ممکن ہی۔ یہہ ہی حال دین حق کے مقابلہ میں غیر مذاہب کا ہی جو فی زمانا جاری ہیں۔ انسانی مذاہب کے بانی دو برائیوں کے مرتکب و مجرم ٹھہرتے ہیں اول جیتے پانی کے سوتے کو چھوڑ دینا اور دوم اپنے لئے ٹوٹے حوض کھودنا اور وے بالیقین ہمیشہ العطش العطش پکارتے رہینگے۔ جو لوگ ٹوٹے حوضوں کے کھودنے والوں کی پیروی کرتے آبحیات سے ناابد محروم رہینگے۔ ای لوگو تم سب اُنکا پیچھا چھوڑو جو تمہیں اپنے کھودے ہوئے حوضوں پر بلاتے ہیں اور دیکھو یسوع تمہیں خدا کی ہیکل میں کھڑا ہوا بلاتا ہی کہ " اگر کوئی پیاسا ہو تو مجھ پاس آوے اور پیئے جو مجھ پر ایمان لاتا ہی اسکے بدن سے جیسا کتاب کہتی ہی جیتے پانی کی ندیاں جاری ہونگی " یوحنا ۷ - ۳۷ و ۳۸ وہ آبحیات کے چشمہ سے تمہیں جو پیاسے ہو مفت پینے دیگا۔ مکاشفات ۲۱ - ۶ +

خدا کی ابر رحمت نے کھڑا ہوکر یہہ ہیکل میں
کہ آب زندگی دیتا ہوں آئے جسکا جی چاہے

ناظرین بہرہ مراسلات میں اُس خط کو پڑھینگے جو ابھی

ہمارے پاس ہمارے ایک معزز مسیحی دوست نے لیورپول کے اُن فرضی نومسلم انگریزوں کی نسبت لکھا ہی کہ یہہ صرف محمدیوں کی ایک من گھڑت بناوٹ کے سوا اور کچھ نہیں ہی۔ دُنیا میں سب طرح کے لوگ ہر قوم و مذہب میں ہوتے ہیں۔ انگریزوں میں بھی بعض لامذہب اور پرلے درجہ کے چالاک و عیّار لوگ پائے جاتے ہیں جنکی نسبت کلام الٰہی کا یہہ قول صادق ٹھہرتا ہی کہ" ایسے لوگ خداوند یسوع مسیح کی نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی بندگی کرتے اور چکنی باتوں اور خیر دُعاؤں سے سادہ دلوں کو فریب دیتے ہیں" رومیوں ۱۶ باب ۱۸۔ پس اگر کوئی گمنام ناکام انگریز محمدی ہو بھی جائے تو یہہ اسلام کے لئے فخر و مباہات کا باعث ہو تو ہو لیکن مسیحیوں کے نزدیک ایسے لوگوں سے نہ تو مسیحیت کو کچھ فایدہ اور نہ اُنکے محمدی یا ہندو ہو جانے سے کلیسیا کا کوئی نقصان متصور ہی ہم افسوس کرتے ہیں کہ محمدی لوگ کیونکر ایسی بے بنیاد باتیں بذریعہ اخبارات عوام میں پھیلا کر اپنے دین کی ترقی اور اقبالمندی کے منتظر ہیں۔ تعجب نہیں کہ جبکہ اُنکا عمل دروغ مصلحت آمیز پر ہی تو جھوٹ ہی کے ذریعہ سے دین اسلام کو جسکا اور کچھ سہارا باقی نہ رہا ہندوستان میں برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہوں لیکن جب خدا ہی گھر نہ بناوے تو اُنکی کوشش جو خس و خاشاک سے اُسکو تعمیر کرنا چاہتے بالکل بے سود ہی +

شیر باز متعلم مشن سکول سہارنپور کے اُس اعتراض کے جواب میں جو اُنہوں نے ایک مسیحی واعظ کے گرجا میں پیغمبروں اور ہندو دیوتاؤں کی نسبت اُنکی خطاؤں اور گنہگاری کے بیان کرنے پر کیا تھا اور ۲۰ نومبر کے پرچہ میں شایع کیا گیا تھا منشی نظام الدین صاحب مقیمی دیوسو اور بابو کیدار ناتھ متعلم مدرسہ علم الٰہی سہارنپور نے دو مضمون برائے اندراج اخبار ہمارے پاس بھیجے ہیں چونکہ دونوں کا ایک ہی منشا ہی لیکن نظام الدین صاحب کا مضمون ذرا طویل ہی لہذا ہم بابو کیدار ناتھ صاحب کے مضمون کو بہرہ مراسلات میں درج کرتے ہیں اور اُمید ہی کہ معترض صاحب اُسپر کچھ غور کرینگے۔ نبیوں کے گناہوں کا ذکر اگرچہ بیبل میں بہ صاف لکھا ہی اور قرآن میں بھی کسیقدر پایا جاتا ہی جس کو مسلمان ترک اولیٰ معذرتاً کہتے اور ہندوؤں کے شاستروں میں اُنکے دیوتاؤں کے مذموم کام جنہیں وے لیلا کہنے میں اطمینان و سبکدوشی حاصل کرتے بکثرت صریح اور صاف طور پر مرقوم ہیں۔ تاہم ہماری رائے ہی کہ جبتک ضرورت اور مناسب موقع نہ ہو مسیحی واعظ کو لازم ہی کہ اُن باتوں کا تذکرہ سختی اور تحقیر آمیز طریق پر نہ کرے۔ کیونکہ ہم انجیلی مشہر ہیں اور ہمیشہ اس اعلیٰ خدمت کو ملحوظ خاطر رکھکے غیر اقوام کے روبرو مسیح اور اُسکی مصلوبیت و قیامت و شفاعت کا اظہار کریں اور بس +

مُراسلات

جناب عالی ذیل کا مضمون خدمت میں پیش کرتا ہوں آپ اُسکو ازراہ مہربانی اپنے اخبار صداقت شعار میں انطباع فرمائیں تاکہ کذب کی تکذیب اور صدق کی تصدیق ہو جائے والسلام +

افسوس ہی کہ بیجا تعصب بطلان کو کہانتک پھیلاتا حتی کہ ناحق کو حق کر دکھاتا ہی لیکن تجربہ سکھلاتا ہی کہ آخر کو حق ہی فروغ پاتا بلکہ سوچ سے زیادہ اپنی کرنیں ہر طرف پھیلاتا ہی +

کچھ عرصہ سے محمدی صاحبان بڑے زور و شور اور فخر کے ساتھ عموماً زبان سے سُناتے خصوصاً تحریر سے مطالعہ کراتے تھے کہ ولایت انگلستان کے شہر لیورپول میں بی۔ اے۔ اور پلیڈری وغیرہ کے امتحانوں میں ڈگری حاصل کئے ہوئے چند صاحبان انگریز نے عیسائیت سے ناراض ہوکر مسلمانی کو اختیار کر لیا ہی۔ لیکن یقین ہی کہ محمدیوں کی اس بے دلیل شہرت کو کسی دانشمند واقف کار بے طرفدار نے یقینی طور سے کبھی باور اور تسلیم نہیں کیا ہوگا بلکہ خلاف اسکے یہہ خیال کیا ہوگا کہ بے شک انگریز بڑے آزاد منش محققین ہر جدید علم و فن کے کامل موجدین قومی اور خاندانی فخر میں بے مثل مشہور بجز بعض ایماندار وں کے اکثر دینی مسایل سے نفور پس کیا وہ آزادگی بخش مسیحی ملت سے مخرج ہوکے محمدیت کی سخت اور بیجا قید کو پسند کر سکتے ہیں کیا وہ مختون ہوکے اور بوٹ پتلون اوتار کے اور وضو کرکے نماز کی تو علاوہ میں خانہ کعبہ اور حجرالاسود کو سجدہ کر سکتے ہیں اور روزوں کی ناجایز تکالیف کو گوارا کر سکتے ہیں نہیں ہرگز نہیں علاوہ اسکے اگر بالفرض کوئی انگریز کلمہ گو ہو بھی گیا ہو تو وہ بیشک کسی ضد و حسد سے ہوا ہوگا یا کوئی نفس امارہ کی شہوانی لذایذ کا مغلوب جہادی غنیمت اور موعودہ جنت کی حور قصور اور شراب طہورا وغیرہ وغیرہ نعمتوں کے شوق ذوق اور عشق میں مفتون و مجنون ہوکے ہوا ہوگا ورنہ اور کوئی روحانی وجہ سے نہیں۔ الغرض اس مذبذب بنا کی صفائی اسطرح سے ہوئی کہ جناب پادری ہیتھین صاحب نے ولایت سے واپس تشریف لاکے ۲۶۔ اکتوبر کو صبح ۹ بجے امرتسر کے گرجا بیت المسیح میں وعظ میں فرمایا کہ ہم خود لیورپول شہر میں گئے اور وہاں حتی الامکان ہر وجہہ سے خوب تحقیقات کی وہاں کبھی کسی انگریز نے مسلمانی کو اختیار نہیں کیا۔ پس محمدیوں کی یہہ شورش بالکل بیوجہہ اور لغو ہی۔ اس بیان کے سننے سے ہمکو بڑا ہی تعجب اور تاسف پیدا ہوا کہ اسلام والے اب جہاد کا موقعہ نہ سمجھ کے اپنے دین کو حکمت عملی اور دروغ گوئی سے تقویت اور ترقی دینا چاہتے ہیں لعنت اللہ علی القوم الکاذبین سے بالکل نہیں ڈرتے۔ اور نہیں جانتے کہ سارے جھوٹوں کا حصہ اُسی جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے جلتی۔ مکاشفہ ۲۱۔ ۸۔ ما علینا الا البلاغ +

راقم حق کا خادم ان ڈی۔

تنزیہ باریتعالیٰ

جناب ایڈیٹر صاحب

آپ کے نامہ نگار نے جو بعض آیات اور احادیث نقل کر کے مسلمانوں پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ موافق مذہب اسلام خداتعالیٰ کا مجسم ہونا اور اُس کے واسطے ہاتھ پاؤں کا ہونا ثابت ہی یہہ محض بہتان اور خلاف نص قرآن ہی کیونکہ اللہ کریم نے اپنی کلام پاک میں اپنی صفت اس طرح فرمائی ہی لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ یعنی خدا کی مثل اور مانند کوئی چیز نہیں دوسری جگہ فرماتا ہی وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے مثل اعلیٰ ہی آسمانوں اور زمینوں میں اعلیٰ کی تفسیر یہہ ہی اَلَّذِیْ لَیْسَ بِغَیْرِہٖ مَا یُسَاوِیْهِ اَوْ یُدَانِیْهِ یعنی دوسری کوئی چیز اس کے برابر اور قریب نہیں ہو سکتی تیسری جگہ فرماتا ہی وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی کوئی اُس کی ذات اور صفات میں اُسکا جوڑا اور ہمجنس نہیں چوتھی جگہ فرماتا ہی وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اللہ تمام چیزوں سے بے نیاز اور تم محتاج ہو بے نیاز جبھی ہو سکتا ہی کہ جسم سے پاک ہو کیونکہ جسم اپنے اجزا ہیولیٰ صورۃ کا محتاج ہوتا ہی وغیرہا +

بہت آیات اور بکثرت احادیث موجود ہیں جو اللہ کریم کی تقدیس جسم اور جسمیات سے اور اسکی تنزیہ حدوث و تغیرات اور مجانست ممکنات سے بتلاتی ہیں اور ثابت کرتی ہیں کہ کوئی چیز مخلوقات میں سے اس کی مشابہ اور مماثل نہیں ہو سکتی۔ ان آیات کا نام محکمات ہی جن کے ظاہر پر ایمان لانا واجب ہی اور یہی آیات اسلام کا مدار علیہ اور اصل بنیاد ہیں اسی واسطے مسلمانوں کے یہاں توحید کا مسئلہ عقلاً اور نقلاً ابطاً اصلی ہی یہی اور واضح ترین مسائل میں سے ہی جسکو ہر ایک زمین کے حکما اور عقلا نے بعینہٖ تسلیم کیا ہی جب حال عقیدہ اہل اسلام نسبت پروردگار انام اُن آیات قرآنی سے معلوم ہو گیا جو محکمات ہیں پھر ان کے معارضہ میں معترض کا اُن دوسری آیات کو پیش کرنا جن کو متشابہات کہتے ہیں اور جو اپنے ظاہری معنے پر محمول نہیں نہایت ہی سخت ناانصافی اور بڑی حق پوشی ہی دیکھئے آپ کے پادری عماد الدین تحقیق الایمان میں اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ عبارت متشابہات پر اعتراض نہ کرنا چاہئے عبارت تحقیق الایمان کی یہہ ہی (عبارت متشابہات پر جو جانبین کی کتابوں میں موجود ہیں اعتراض نہ کیا جاویگا کیونکہ وے احاطہ عقل انسانی سے خارج ہیں کیونکہ ان کے معنے سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا) بس اب فیصلہ ہو گیا کہ آپ کے نامہ نگار کا آیات متشابہات نقل کر کے اعتراض کرنا اصول طرفین سے ناواقف ہونیکی سبب ہی لہٰذا لازم ہی کہ عبارت تحقیق الایمان دیکھنے کے بعد وہ اپنا اعتراض واپس لیں۔ اس محل پر یہہ بات جتلا دینے کے لائق ہی کہ اسلام میں متشابہات کا وجود اصول اسلام توحید و رسالت کے متعلق کسی جگہ نہیں اور لازم بھی یہی ہی کہ ہر ایک مذہب حقانی کے اصول ایسے واضح ہوں جن کی عقل سلیم تصدیق کرے اور منجملہ محکمات کے ہوں برعکس اس کے مذہب عیسائی مروجہ میں تثلیث اور کفارہ جو اس مذہب کے اصول ہیں دونوں متشابہات میں سے ہیں +

یہاں تک تو نامہ نگار صاحب کے اعتراض کا اجمالی جواب دیا گیا اگر اس پر اطمینان نہ ہو تو کسیقدر تفصیل سے سُنئے سورہ ص ۵ رکوع ۵، ۷ آیتمیں جو لکھا ہی کہ خداتعالیٰ نے فرمایا ای ابلیس کس چیز نے تجھکو اسکو سجدہ کرنے سے روکا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہی اگر اسکو متشابہ نہ کہا جاوے اور ظاہری معنے لئے جائیں تب بھی کچھ خدشہ نہیں اپنے ہاتھوں سے بنانا ایک محاورہ عرب کا ہی جسکے معنے یہہ ہیں کہ بلاواسطہ والدین کے ہم نے آدم کو خود پیدا کیا اس آیتہ میں ہرگز ہاتھوں کا ثبوت نہیں اگرچہ (لفظ یدین) موجود ہی مثلاً ول کے کاموں کو بعض محاورات عربیہ میں کہتے ہیں هٰذَا مَا عَمِلَتْ يَدَاكَ یہہ وہ کام ہی جو تیرے ہاتھوں نے کیا حالانکہ دلکے ہاتھ نہیں ہوتے مراد یہہ ہوتی ہی کہ خود دل سوچ جانے دوسرے شخص کے تو نے یہہ کام بارادہ کیا مثلاً قرآن شریف میں ہی يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ترجمہ جسدن انسان دیکھیگا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہی یعنی جو اسنے عمل کئے ہیں یہہ آیتہ شامل ہی اعمال جوارح اور اعمال قلب دونوں کو خصوصیت اعمال جوارح کی نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس جس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا کہ اللہ کریم نے اپنی ہتھیلی میرے دونوں شانوں میں رکھی جسکی ٹھنڈک میرے پستانوں تک پہنچی اگر متشابہات سے نہ کہئے تو اسکے معنے صاف ہیں کہ اللہ کریم نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے شانوں میں رکھا یعنی بلا واسطے روح القدس جبرئیل علیہ السلام کے فیضان حضرت رب منان مجھے پہنچا جس سے مغیبات آسمان اور زمین کے میرے اوپر کھُلگئے۔ اور جو سورہ قلم میں يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ الیٰ آخر الآیۃ موجود ہی جس کا ترجمہ یہہ ہی کہ جس دن کھولی جاوے پنڈلی اور بلائے جائیں سجدہ کو پھر نہ کر سکیں اس کے معنے یہہ ہیں کہ جب شدت اور تکلیف کا ظہور ہوگا كَشَفَ السَّاقَ محاورہ عرب میں شدۃ اور سختی کے ظہور کو کہتے ہیں جب شدت سے جنگ شروع ہو جاتی ہی کہتے ہیں كَشَفَتِ الْحَرْبُ عَنْ سَاقٍ اس آیتہ کے معنے نہ سمجھنے کے سبب نامہ نگار صاحب نے اعتراض کر دیا اور ایسے ہی اور اعتراضات ان کے ہیں جن کا سلسلہ ایک ہی قسم کا ہی اور جن کے جوابات میں یہی تقریر کافی ہی +

راقم آثم

مشتاق احمد مدرس عربی گورنمنٹ سکول لودیانہ

ای بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

ہر دلعزیز غیر متعصب جناب اڈیٹر صاحب!

آج کے نورافشاں مطبوعہ ۶ نومبر ۱۹۰۸ء میں بندہ نے ایک مضمون جسکا ہیڈنگ ندا رو ہی محرر شیر باز متعلم مشن سکول سہارنپور کا پڑھا۔ معلوم ہوتا ہی کہ محرر موصوف کو ہم مناّدوں کے اصول مناّدی سے محض بیخبری ہی۔ ورنہ اپنی رائے ناقص نہ تحریر فرماتے۔ ہم آپ خداوند یسوع مسیح کے مناّد ہیں کسی نبی یا اوتار کے نقال نہیں جبتک کہ ہندو مسلمان خود دخل در معقولات نہیں کرتے تبتک ہم اُنکے پیر پیغمبروں دیبی دیوتوں کا نام زبان پر نہیں لاتے یہہ صرف انہیں کی چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ ہی جیساکہ ہر مقام پر دیکھا جاتا ہی آپ فرماتے ہیں کہ ایسے ایسے غیر مستحسن الفاظ کا استعمال کیا کہ سامعین لاحول پڑھکر بھاگ نکلے اور گالیاں دیتے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا ہی کہ متعلم صاحب کو نہ اپنی کتب دینیہ کا پڑھنا حاصل ہوا اور نہ کبھی مولود شریف کی محافل میں شیرینی چکھنے کا ذائقہ ملا ورنہ وہاں سے بھی لاحول پڑھکر بھاگتے اور پڑھنے والوں کو گالیاں دیتے جاتے یا وہاں مٹھائی کے لالچ سے یہی الفاظ مستحسن ہوجاتے ہونگے۔ خیر اب اپنی ہی آخری دعا کے مطابق گنہگار نبیوں کا بھروسہ چھوڑ کر ایک نبی بیعیب پر نجات کا بھروسہ رکھیں جسکو قرآن بھی گنہگار نہیں ٹھہراتا اور وہ آپ ہی دعویٰ کرتا ہو کہ کون تم میں سے مجھپر گناہ ثابت کرتا ہی۔ یوحنا ۸۔ ۴۶+

اُب وہ الفاظ جنکو آپ غیر مستحسن کہتے ہیں اور جنکو اُس مناد نے استعمال کیا اپنی ہی دینی تفسیر قرآن کے سورہ فاتحہ مسمی بہ تفسیر مظہر العجائب کے صفحہ ۲۶۵ پر سطر ۸ سے ۱۴ تک ملاحظہ کیجئے اور مفسر صاحب کے حق میں خواہ لاحول خواہ جو مناسب ہو پڑھئے اور گالیاں دیجئے کیونکہ یہہ آپ ہی کے پیشوا یا علماء نے زہر اگلا ہی تاکہ محمد کیواسطے کوئی وجہہ شفاعت نکل آوے جسکو آپ نہ آپکے علماء قرآن سے ثابت کرسکتے ہیں۔

وہو ہذا

حضرت آدم فرمائینگے آج حق تعالیٰ غضب پر ہی مجھکو اکل گندم کے مواخذہ کا ڈر ہی۔ حضرت نوح کہینگے میں نے بے ادبانہ اپنے بیٹے کی سفارش کی تھی ایسا نہ ہو کہ تمہاری سفارش کو جاؤں اُس بازپرس میں گرفتار ہو آؤں حضرت ابراہیم عذر سنائینگے کہ مجھ سے تین دروغ سرزد ہوئے کہ میں نے انی سقیم فرمایا اور بتوں کو توڑکر بل فعلہ کبیرہم بتایا اور اپنی بی بی سارہ کو ہذہ اختی ٹھہرایا تمہاری سفارش کروں مبادا اُس جوابدہی میں پڑوں۔ حضرت موسیٰ عذر لائینگے کہ میرے ہاتھوں قبطی کا خون ہوا اس اندیشہ سے میں خود پریشان ہوں۔ حضرت عیسیٰ یوں کہی سنائینگے کہ میری قوم نے مجھکو خدا کا بیٹا اور میری ما کو خدا کی...... بتایا ایسا نہ ہو کہ روزہ معاف کرانے جاؤں نماز گلے پڑے اس کام کا سزاوار محمد مصطفیٰ ہی۔ جن آخری سطور پر خط ہی اُنکی نسبت لاحول ولاقوۃ اور خاک بدہان قایل اول تو اُمت کے گناہ سے پیشوا کو کیا خطر ورنہ فرقہ صوفیہ کے عقاید سے خود محمد گنہگار اور اُنکی سزا کا سزاوار ہی۔ دوم اس سفید جھوٹ بولنے والے مفسر سے پوچھئے کہ مریم کو خدا کی...... استغفر اللہ کس انجیل اور کس عقاید نامہ عیسائی سے لکھ مارا ذرا بھی شرم نہ آئی۔ اور محمد کا لیپالک کی جورو کو اوڑا لینا ماریہ قبطیہ کا عشق وغیرہ کیا خدا کے حضور رنہ شرمائیگا۔ خیر یہہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب اور زیادہ داؤد کا اوریا کی جورو سے زنا یعقوب کا فغاں واسطے یوسف کے دلقد ہمت بہ وہم بہا کو اسی تفسیر کے صفحہ ۲۹۴ پر ملاحظہ فرمائیے تب معلوم ہوگا کہ اُس مناد نے بہتوں کو چھوڑ بھی دیا تھا جنکو آپ کے ملانے کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں۔ اُمید کہ ان چند سطور سے آپ متنبہ ہونگے کہ کل بنی آدم کو گنہگار ثابت کرنا اُنکے گناہوں کے سبب اسلئے ہی کہ ہمارے محمدی اور ہندو بھائی صرف ایک بے گناہ یسوع مسیح پر نجات کا بھروسہ رکھیں۔ چونکہ آپ ہندوؤں کے مختار نہیں لہذا رام و لچھمن کا ذکر زبان پر نہ لائیں۔ تفسیر مظہر العجائب اگر دستیاب نہ ہو تو میرے پاس ہی میں دکھادونگا+

جواب کا اُمیدوار

کیدار ناتھ۔ ت۔ ر۔ د۔ از سہارنپور مدرسہ علم الٰہی

آثار زمانہ

تمام ہندوستان عجیب انقلاب کی حالت میں ہی۔ ہر طرف اور ہر چیز میں تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں۔ بہاس اور طرز معاشرت میں تبدیلی سوشیل دستورات اور رسومات میں تبدیلی پولٹیکل خیالات میں تبدیلی مکانات کی طرز تعمیر میں تبدیلی۔ سفر کے سامان و وسایل میں تبدیلی۔ مذہبی خیالات اور اعتقادوں میں تبدیلی۔ ہر جگہہ اور ہر بات میں تبدیلی۔ اور یہانتک کہ آب و ہوا اور بیماریوں میں تبدیلی ان تبدیلیوں کا انجام کیا ہوگا؟ اور یہہ آخر کار ملک پر کیا اثر پیدا کرینگی؟ ایک سو برس کے بعد اس ملک کی کیسی حالت ہوگی؟ اور کون سا مذہب اس ملک میں قایم ہوگا؟ ایسے سوالات کا جواب دینا کوئی آسان بات نہیں+

ان دنوں متواتر چند امورات اس قسم کے وقوع میں آئے ہیں۔ جنکو یادگار کے لئے ضبط تحریر میں لانا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اُنکی مدد سے اسقدر حال معلوم ہوسکتا ہی کہ زمانہ کی ہوا کا کیا رُخ اور کس رُخ چل رہی ہی+

اول یہہ واقعہ قابل غور ہی کہ ان دنوں ملک کے چاروں طرف مسیحی مذہب کی سخت مخالفت ہو رہی ہی۔ ایسا وقت تو کبھی نہ تھا۔ جسوقت مسیحی مذہب مخالفت کے بغیر رہا ہو۔ مگر زمانہ سابق و حال میں فرق یہہ ہی کہ حال کے مخالفوں نے نئی طرز اور نئے طریقے اختیار و جاری کئے ہیں۔ اس سے پہلے مخالفت شخصی تھی۔ اب مخالفت کیلئے

کمیٹیاں اور مجلسیں قایم کی جاتی ہیں۔ اہل اسلام نے جابجا مجالس حمایت اسلام جاری کی ہیں۔ بنگال میں بعض اہل ہنود نے سلویشن آرمی (مکتی فوج) کی نقل پر ایک فوج مقرر کی ہے۔ مدراس کے ہندوؤں نے ایک ٹریکٹ سوسائٹی قایم کی ہے۔ جو یورپ کے ملحدین اور منکرین کی تصنیفات کو چھپواکر مشتہر کرتی ہے۔ اور ایک مدرسہ بھی قایم کیا ہے۔ جس میں ہندو دھرم کی تعلیم دیجاتی ہے۔ یہہ تمام حالات کیا ثابت کرتے ہیں؟ ہماری رائے میں یہہ سب نتایج مسیحی مذہب کی تاثیر سے پیدا ہوئے ہیں۔ موجودہ حالت پر کچھہ تعجب نہیں کرنا چاہئے اور نہ یہہ ناامیدی ہی کا نشان ہے۔ جب کسی شخص کو اپنا گھر خطرناک حالت میں معلوم ہوتا ہے تو اسکی پہلی آرزو اور خواہش یہی ہوتی ہے کہ کسی تدبیر سے اسکو گرنے سے بچائے۔ اور طرح طرح کی تدبیریں اُسکو قایم رکھنے کیواسطے عمل میں لاتا ہے۔ یہی حال ہمارے اہل وطن کا ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو انکی کوشش اسوقت یہی ہے کہ مُلک اور قوم کو مسیحی ہونے سے بچائیں۔ اس موقع پر مسیحیوں کو غافل رہنا نہیں چاہئے۔ یہہ وقت نہایت سرگرمی۔ محبت اور حلم سے کام کرنیکا ہے اور پھر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ یہہ ہندوستان مسیح کے مفتوحہ ممالک میں شامل ہوگا +

دوم کلکتہ کے طلبار مدارس اور کالجوں نے ایک سوسائٹی قایم کی ہے جس کا منشا اور مدعا یہہ ہے کہ مسیح کی زندگی اور تعلیم پر غور و فکر کیا جاوے۔ اور اسی غرض سے سوسائٹی مذکور مشہور و نامی گرامی پادری صاحبان سے دعوت کرتی ہے کہ وہ اُنکو مسیح کا احوال جاکر سُنائیں۔ اور مسیحی مضامین پر لکچر دیں +

سوم کلکتہ میں ہر سال مسیحیوں کا ایک مجمع درگا پوجا کی تعطیلوں میں ہوا کرتا ہے۔ تیرہ سال سے یہہ دستور جاری ہے۔ اس موقع پر تقریبًا ۴-۵ ہزار مسیحی جمع ہوتے ہیں۔ ایک ہفتہ تک مختلف گرجاؤں اور مقاموں میں جلسے رہتے ہیں۔ اور ایک روز تمام مسیحی ملکر بازاروں میں مسیحی گیت اور بھجن گاتے ہوئے نکلتے ہیں۔ اسکو بنگالی میں نگر کیرتن کہتے ہیں۔ اس سال کے نگر کیرتن میں جو اکتوبر کے شروع میں ہوا ایک عجیب کیفیت نظر آئی جسوقت یہہ مسیحی جماعت گاتی ہوئی بیڈن اسٹریٹ میں پہنچی۔ تو برہمو سماج کے ممبران نے جو بابو کیشب چندر سین کی پارٹی سے متعلق ہیں مسیحی بھائیوں سے بڑی محبت کا اظہار کیا۔ اور بازار میں آکر مسیحی گانیوالوں کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور کئی دفعہ بلند آواز سے کہا کہ "ہم آپکو مسیح کے نام سے قبول کرتے ہیں" +

یہہ ماجرا کوئی چھوٹی بات نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ برہمو سماج مسیحی تعلیم کا پھل ہے۔ کیا یہہ "زمانہ کے آثاروں" میں سے ایک نمایاں نشان نہیں ہے؟ +

چہارم شہر پونا بھی ہندو مذہب کا ایک قلعہ ہے۔ اس شہر میں اکثر پنڈت اور برہمن رہتے ہیں۔ پولٹکل تحریکوں میں بھی یہہ شہر ہندوستان میں مشہور اور نامی گرامی ہے۔ ان دنوں پونا کے پچاس معزز اور مشہور تعلیم یافتہ برہمنوں نے باہم یہہ مشورہ کیا کہ ذات کا پرہیز قایم رکھنا ناجایز اور ناروا ہے۔ اگر ایک شخص علانیہ ذات کے پرہیز کو توڑ دے تو سوسائٹی اُس اکیلے آدمی کو بہت تکلیف دیسکتی ہے۔ اسواسطے آؤ ہم پچاس آدمی ملکر علانیہ ذات کے پرہیز کو توڑ دیں اور باہم مضبوطی کے ساتھ قایم رہیں اور پراچت ہرگز نہ کریں۔ چنانچہ ان پچاس بہادروں نے ایسا ہی کیا اور ایک عام جلسہ میں مسیحی دوستوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور چند روز بعد اپنی عورتوں اور بچوں کو شامل کرکے مسیحیوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ اُنکی اس حرکت سے پونا شہر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اب تک معلوم نہیں ہوا کہ اس واقعہ کی عام رائے پر کیا تاثیر ہوئی۔ مگر یہہ واقعہ بھی موجودہ زمانہ میں نرالا ہے اور "زمانہ کے آثاروں" میں سے ایک نمایان نشان ہے +

پنجم پنڈتہ رما بائی علاقہ مدراس کی ایک مشہور عورت ہے۔ یہہ عورت سنسکرت زبان کی ایک مشہور عالمہ فاضلہ ہے۔ سنسکرت زبان میں فی البدیہہ شعر کہہ سکتی ہے۔ بلکہ یہانتک کہ اشعار میں گفتگو کرسکتی ہے۔ یہہ بیوہ عورت ولایت چلی گئی اور وہاں مسیحی مذہب اختیار کیا۔ بعد ازاں امریکہ جا پہنچی۔ اور وہاں ہندوستان کی مظلوم بیواؤں کے واسطے بہت سا روپیہ جمع کیا۔ اور بمبئی میں بیواؤں کیواسطے ایک مدرسہ جاری کیا ہے جس میں نہ فقط تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بیواؤں کی پرورش بھی کی جاتی ہے۔ یہہ مدرسہ زیر نگرانی ایک کمیٹی کے ہے جسکے ممبر بمبئی کے لایق اور معزز ہندو صاحبان ہیں۔ کیا یہہ بھی "زمانہ کے آثاروں" میں سے ایک نمایاں نشان نہیں (؟) کہ ایک ہندو لڑکی ولایت اور امریکہ جاکے روپیہ جمع کر لائے۔ اور باوجود خود مسیحی ہونے کے ہندو بیواؤں کیواسطے مدرسہ جاری کرے اور اس مدرسہ میں ہندو لڑکیں اور بیوائیں تعلیم پائیں +

ششم عرصہ ایک سال کا گذرتا ہے۔ کہ لاہور گورنمنٹ کالج میں طلبار کے سامنے بابو پرتاب چندر موزمدار نے ایک لکچر جسکا مضمون "مسیح جوانوں کا رہنما" تھا دیا لکچر مذکور پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کی دعوت اور اجازت سے دیا گیا۔ یہہ بھی زمانہ حال کے آثاروں میں سے قابل یاد اور لایق غور ہے +

ہفتم ایک اور بڑا نشان "آثار زمانہ" میں سے یہہ ہے۔ اور شاید یہہ سب سے بڑا اور پُرمعنی وقعت رکھتا ہے۔ عرصہ دو تین سال سے گورنمنٹ آف انڈیا کے سامنے یہہ مضمون پیش ہے۔ کہ طلبار مدارس ہندوستان کے اخلاق دن بدن بگڑتے جاتے ہیں تعلیم دنیوی کے ساتھ اخلاق حسنہ کا ہونا اشد ضروری ہے۔ طلبار ہندوستان کی نسبت جابجا بد اخلاقی کی شکایت سُنی جاتی تھی۔ یہانتک کہ گورنمنٹ تک بھی پہنچ گئی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ گورنمنٹ آف انڈیا

کیطرف سے اس بارے میں ایک طول طویل رزولیوشن شتہر کیا گیا تھا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند ایک اخلاق کی کتابیں تالیف کی گئیں۔ پینجبرج صاحب مشہور مُصنف تواریخ ہند (حال) ممبر پارلیمنٹ نے ایک کتاب تصنیف کی جو مدارس میں جاری کی گئی۔ اندنوں ٹانی صاحب پرنسپل پریزیڈنسی کالج (کلکتہ) ورجسٹرار کلکتہ یونیورسٹی نے رسالہ موسومہ مارل ٹکسٹ بک تالیف کیا مگر یہہ رسالے انسان کے اخلاق درست کرنیکے لئے کافی نہیں کیونکہ اخلاق کی بنیاد کسی مضبوط **اصول** پر جبتک قایم نہ ہو تبتک **طوطوں۔ بطخوں اور بھیڑیوں** کی حکایات سے کوئی شخص اخلاق سیکھ نہیں سکتا کہانتک انسان بدون امداد سچے اور حقیقی مذہب کے اخلاق سیکھ سکتا ہی ایک علیحدہ بحث ہی جسپر کسی اَور وقت علیحدہ مضمون لکھا جائیگا۔ کیونکہ اسوقت یہہ بحث ہمارے نفس مضمون سے خارج ہی۔ اس موقع پر فقط چند حالات کو یکجا جمع کرکے دکھلایا چاہتے ہیں کہ زمانہ کی ہوا کس رُخ چل رہی ہی اور کیا رُخ ہی ؛

غرضکہ طلبا کے اخلاق درست کرنے کے لئے حسب ایما گورنمنٹ چند کتابیں تیار کی گئیں۔ جنکی نسبت سب کی یہہ رائے ہی کہ فقط ایسی کتابوں کے مطالعہ سے منشا مطلوبہ حاصل ہو نہیں سکتا ؛

انڈین ایسوسی ایشن (کلکتہ) نے گورنمنٹ میں ایک عرضداشت ارسال کی ہی جسکا مضمون یہہ ہی کہ **بیبل سے بڑھکر کوئی کتاب اخلاق سکھانے کے واسطے موجود نہیں**۔ یاد رہے کہ انڈین ایسوسی ایشن کے ممبر بنگال کے مشہور اور نامی راجہ۔ زمیندار۔ اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو ایسوسی ایشن مذکور کے سکریٹری بابو سرندر ناتھ بنیرجی ہیں۔ جنکے نام نامی سے ہندوستان کا کوئی شخص ناواقف نہ ہوگا۔ کیا یہہ "زمانہ کے آثار" میں ایک نمایاں نشان نہیں۔ اور کیا اس سے مسیحی تاثیر کا جو اس مُلک میں پیدا ہوئی اندازہ نہیں ہو سکتا ؛

تمام حالات مذکورہ کو پڑھکر کون کہہ سکتا ہی کہ پادری صاحبان کی تمام کوششیں بیفائدہ اور بے اثر ثابت ہوئیں یہہ تمام نتائج بیبل کی اشاعت اور مسیح کے نام کی شہرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ غرضکہ چاروں طرف عجیب طاقتیں اور تاثیریں کشش اتصال کا کام کر رہی ہیں جن سے **خداوند کی راہیں** تیار ہوتی جاتی ہیں ؛

راقم موہن لعل از امرتسر

محمدی کلمہ کا بھاو یا نرخ

نرخ تو اجناس وغیرہ کا ہوا کرتا ہی۔ مگر محمدی کلمہ کا نرخ کبھی نہیں سنا تھا۔ تعجب ہی کہ لوٹریوں میں جھوٹ موٹ بغیر نرخ کے انگریزی محمدی مشہور کردیئے۔ حالانکہ اس ملک میں کلمہ پڑھنے کا نرخ مقرر ہو۔ مگر افسوس ہی ایک بھاؤ نہیں۔ محمدی ملّاؤں کو چاہیئے کہ تمام شہروں میں ایک ہی نرخ رکھیں۔ ورنہ انکو بہت کسر کھانی پڑیگی۔ ذیل میں چند شہروں کے کلمہ کا نرخ لکھتے ہیں ؛

۵۔ نومبر سنہ رواں کو مسمی رحمت مسیح ساکن ریواڑی کی مجھہ سے ملاقات ہوئی اثنا گفتگو میں مسمی مذکور نے بیان کیا کہ "مدت ہوئی میں عیسائی ہوگیا تھا۔ مگر بدچلنی کی وجہہ سے عیسائیوں میں میرا گذارہ نہ ہو سکا۔ وجہہ معاش بھی کوئی نہ تھی۔ آخر یہہ پیشہ اختیار کیا کہ ہر کہیں شہر بشہر پھرکر اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا۔ اور کلمہ پڑھنے کی درخواست کی۔ لوگ بہت خوشی سے قبول کرتے اور کلمہ پڑھانے کو راضی ہوئے۔ لیکن کلمہ پڑھنے سے پیشتر اُنسے سودا کیا جاتا تھا کہ کسقدر روپیہ دوگے؟ جب بات ٹھہر جاتی (نرخ) تو کلمہ پڑھ لیتا۔ چنانچہ :۔

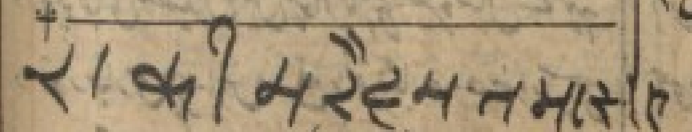
سہارنپور میں	صللعہ	روپیہ کا کلمہ پڑھا۔
لودیانہ میں	۵	روپیہ کا کلمہ پڑھا
جگراؤں میں	صہ	"
دھرم کوٹ میں	"	"
مالیر کوٹلہ میں	مار صہ	" (ریاست جوتھی)
ٹی مقصود میں	لے	"
انبالہ میں	عہ	"
جیرا میں	مار صہ	"
دیوبند میں	معہ	"
ریواڑی میں	صہ	" مگر اُنہیں سے ملا صاحب

نے پانچ روپیہ ہضم کرلئے۔ مجھے صرف عہ ہی دیئے (چور دُوں کو مور پڑے) ؛

یہاں امرتسر میں صہ روپیہ کا سودا فلان مولوی صاحب سے ہوا لیکن صرف معہ روپیہ وصول ہوئے اسمیں سے بھی پانچ روپیہ فلاں ملا صاحب نے رشوت لے لی۔ میرے پلّے تو ابھی صرف عہ روپیہ ہی پڑے ہیں۔ باقی چند یوم کے وعدہ پر ٹال رکھا ہی۔ دیکھیں ملتے ہیں کہ نہیں" ؛

کیا خاک ملیگا۔ مال حرام بود بجائے حرام رفت۔ لو محمدی بھائیو یہہ آپکے دین کی ترقی ہی۔ کیا آپ مسیحی دین کی ترقی کے وسایل کی ایک بھی ایسی گندی اور بیہودہ مثال دیسکتے ہیں۔ یہہ اوپر کا بیان اس شخص کا اپنی زبانی ہی۔ اور یہہ اسکے اپنے ہاتھہ کے دستخط ہیں۔ بڑے افسوس اور شرم کی بات ہی۔ اب ایسا شخص خدا کے روبرو کیا منہہ دکھائیگا۔ وہ تو فخر سے اپنا وطیرہ بیان کرتا تھا۔ مسیحی بھائیو دلیر ہو۔ شیطان ہمارے مقابلہ میں کھڑا نہیں رہ سکتا کیونکہ روح کی تلوار ہمارے ہاتھہ میں ہی ؛

راقم امرتسری انکل



(یہہ دستخط مسمی کے ہیں)

واقعات اور رائیں

لاہور میں جو بروز دیوالی ۴۴ قمار باز گرفتار کئے گئے اخبار عام میں اُنکے ناموں کی ایک فہرست لکھی گئی ہی۔ مگر ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہمعصر موصوف باوجود مُہذب و مصلح ہونیکے سب کیفیت درج کرنیکے بعد فرماتے ہیں کہ "ایام دیوالی کا ہونا ضرور اس مقدمہ کی سنگینی کو ضعف پہنچائیگا بہتر یوں ہوتا کہ دیوالی گذر جانے پر ایسے گروہ کو گرفتار کیا جاتا تاکہ کسی کی ہمدردی پکے جواریوں کے ساتھہ رہتی" کون منصف مزاج اس عذر کو تسلیم کریگا کہ دیوالی پر قمار بازی کرنا جُرم خفیف ہی۔ یا محرم پر جو ایام جنگ و جدل ہیں خون کرنا جُرم سنگین نہیں۔ یا ہولی پر جو ہندؤں کا مست مہینا کہلاتا ہی زنا کاری قابل عفو و در گذر ہی۔ ایسی تحریر ہمعصر کی ہندو طبیعت کا میلان ظاہر کرتی ہی۔ گناہ کا کام کسی تیوہار کی وجہہ سے جایز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہہ بھی آپ کا لکھنا عجیب ہی۔ کہ ایسے لوگوں کو دیوالی گذر جانے پر گرفتار کیا جاتا۔ اُنکا باب جُرم تو دیوالی پر ہوا اور مرتکب بعد گذر جانے دیوالی کے کیوں گرفتار ہوں۔ دیکھئے ہمارے ہموطن ہندو کب گناہ کو گناہ سمجھیں گے اور جانینگے کہ "نکال نا کسی بار تیوہار پر بھی ویسا ہی گناہ ہی جیسا دیگر ایام میں"؟ +

ولایتی اور ہندوستانی اخباروں کے مقابلہ پر ایک سفر نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ اخبار ٹائیمز کو جو لنڈن میں چھپتا ہی کلکتہ سے ہر ہفتہ ہفتہ بھر کی خبریں بذریعہ تار دیجاتی ہیں اور اسکا خرچ تقریباً چالیس ہزار روپیہ سالانہ ہوتا ہی۔ اور یہہ صرف کثیر اس غرض سے گوارا کیا گیا ہی کہ خبروں کے پہنچنے میں کچھ دیری نہ ہو +

اخبار سنگھہ سبھا امرتسر میں اینگ وار برٹن صاحب کے مقدمہ کے آٹھویں روز کی کارروائی چھپ رہی ہی حالانکہ وار برٹن صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا اور ایک طرف سے اسکا اپیل اور دوسری طرف سے نگرانی بھی ہو چکی ہی۔ اُمید ہی کہ کم از کم ایک سال تک سنگھہ سبھا میں مقدمہ مذکور کی کارروائی چھپتی رہیگی ولایتی اور ہندوستانی اخباروں میں یہہ فرق ہی +

صاحب راجپوتانہ گزٹ ۱۹ نومبر کے پرچہ میں اپنی رائے قابل توجہ گورنمنٹ یوں ظاہر فرماتے ہیں کہ "وہ مقامات خصوصاً جنگی جنکا تعلق راز شہنشاہی سے ہی ہرگز ہرگز شہزادہ روس یا اُنکے ہمراہیوں کو نہ دکھلائے جائیں۔ وہ ہندوستان کی سیر کرنیکو آتے ہیں نہ کہ ہمارے گھروں کا بھید لینے کو۔ بازار ہندی کی سیر اُنکے دل بہلانے اور حظ اُٹھانیکو کافی ہی۔ اگر کوئی یہہ کہے کہ شہزادہ بھولا بھالا ہی وہ راز شاہی کے خفیہ مقامات کو دیکھہ بھی لیگا تو ہمکو کیا نقصان پہنچ سکتا ہی۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جی نہیں شہزادہ کے ساتھہ جنرل الجبن جیسے لہاگ اور فارن آفس کا وہ کار گذار دل کا بیان آفیسر ہو کہ جنہوں نے ہزاروں کو انگلش گورنمنٹ تک نکی۔ انکے علاوہ دوسرے شہزادوں کا جو ولیعہد کے ہمراہ ہیں اسٹاف ایک سے ایک بڑھکر ہی۔ لہذا ہماری رائے تو یہی ہی کہ ان لوگوں کو کسی حالت میں وہ خفیہ دجنگی مقامات نہ دکھلائے جائیں جنسے راز امپیریل کا تعلق ہی۔ اگر گورنمنٹ ہند نے اسکے برخلاف کارروائی کی تو ہم یہی کہیں گے کہ لارڈ لینسڈون کی گورنمنٹ نے بڑی غلطی کی" +

راولپنڈی میں بقول اخبار عام پتنگ بازی کا بڑا زور تھا۔ ایک لڑکا گوال محلہ میں پتنگ اُڑاتا ہوا گر کر مر گیا تب پولیس نے اسکے انسداد کیطرف توجہہ کی اور وہاں عام منادی سے حکم دیا گیا ہی کہ جو شخص پتنگ اُڑائیگا گرفتار کیا جاویگا۔ اس حکم نے بالکل امن کر دیا ہی بہت لڑکے جابجا اس پتنگ بازی پر تصدق ہو گئے ہیں۔ اگر تمام برٹش انڈیا کے شہروں میں راولپنڈی کی نظیر پر پتنگ بازی بلکلم مسدود کی جائے تو لوگوں کا روپیہ بیجا صرف اور نقصان جان نہ ہونے پاوے +

کلکتہ میں ایک مسلمان (دیوانہ لکار خود ہوشیار) نے مرحوم جنرل اوٹرم صاحب کے بُت کو توڑ ڈالا۔ اول تو ایک تماشہ بین مجمع کے روبرو وہ اُس بُت کو گالیاں دے دے کر کہتا رہا کہ اسنے ہمارے ملک اور بادشاہ کو تباہ کر دیا اور پھر اُسی بُت پر چڑھکر تلوار کو توڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں جہاد کا جھنڈا کھڑا کرتا ہوں۔ پولیس اس زیان کے ہونے پر وہاں پہنچی اور شخص مذکور کو پاگل خانہ میں بھیجا گیا۔ (نورافشاں) لوگوں نے اُسکو ناحق پاگل بتایا جو باتیں اسکے دل سے نکلیں ہوشیار اور سمجھدار محمدیوں کے دل میں بھری ہوئی ہیں۔ مگر ظاہر کرنیکا موقع نہیں سمجھتے +

مہر نیمروز ۱۴ اکتوبر بصیغہ کارسپانڈنس لکھتا ہی کہ "۹ ماہ اکتوبر ۱۸۹۰ء کو علاقہ روڑکی کے دو چوکیداروں نے ایک امر معلومہ کی تحقیقات کے لئے ایک کرسچین باشندہ روڑکی کو کچھہ دینا کر کے موضع ہزارہ پرگنہ روڑکی میں بھیجکر بیان کیا کہ فلاں امر کی تحقیقات کے لئے روڑکی سے داروغہ صاحب تشریف لائے ہیں سب لوگ جمع ہو کر چلو باشندوں نے کرسچین صاحب کو سب انسپکٹر بنگالی خیال کر کے تعظیم و تکریم کی اور کچھہ نذرانہ وغیرہ بھی پیش کیا۔ وہاں ایک فقیر کی عورت کا معاملہ تھا اور اُسکی غرض سے یہہ بناوٹ تھی۔ فقیر کو بُلا کر مار پیٹ کیا اور کچھہ لینا دینا ٹھہرایا مگر بھید کُھل گیا۔ صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس سے کرسچین صاحب کو ایک ماہ قید کی سزا ملی اور ہر دو چوکیداروں کو چھہ ماہ کی قید اور پچیس پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ کرسچین کا بیان تھا کہ میں تصفیہ کرنے کی غرض سے گیا تھا سب انسپکٹر بنکر نہیں گیا اس گفتگو پر سزا تھوڑی ملی" ہمعصر موصوف لکھتا ہی کہ عیسائی ہونا ایسے وقت میں اُنکے کام آیا۔ اگر

عیسائی نہ ہوتے تو دورہ سپرد کئے جاتے اور ایسی سزا پاتے کہ یاد رکھتے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ بوجہ عیسائی ہونیکے بحالت ثبوت جرم کیوں سزا تھوڑی ملے۔ اگر حقیقت میں کوئی شخص عیسائی کہلاکے ایسے جرائم کا مرتکب ہو تو ضرور ہے کہ سزا سے واجب اُسکو بے رعایت دیجائے۔ کیونکہ کلام الٰہی میں صاف حکم ہے کہ جسنے جان بوجھکر خلاف ورزی کی بہ نسبت اُسکے جو بغیر جانے کرتا ہو زیادہ قصوروار ہے ۔

بہت برس گذرے یونائیٹڈ اسٹیٹ گورنمنٹ نے مقام السکا روس سے مول لے لیا۔ السکا کے باشندے اضلاع متحدہ کے انڈین لوگ ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی تک اُنکے درمیان صرف پرسبٹیرین لوگوں نے مشن کا کام کیا ہے۔ لیکن آخر کو میتھوڈسٹ مشن کی مستورات نے بھی وہاں اپنا کام شروع کیا ہے۔ اُس مشنری سوسائٹی کو دوسرے ممالک میں بہت کام تھا اور السکا کی بابت کچھ خیال نہیں کیا گیا۔ لیکن اب مستورات کی ہوم مشنری سوسائٹی نے السکا میں کام کرنا اختیار کیا خداوند اُنہیں برکت بخشے ۔

سیبیریا السکا سے بہت دور نہیں ہے سیبیریا کے قیدخانے روئے زمین پر مشہور ہیں۔ اب خداوند روس کی اِس شرم پر روشنی ڈالتا ہے۔ ڈاکٹر ہیڈیکر صاحب فی الحال سیبیریا میں مغرب سے مشرق تک معہ جلد ہائے بائبل اور خوشخبری اپنے ساتھ لئے سفر کر رہے ہیں۔ دوسرے مسیحی اُنکے لئے دعا میں مشغول ہیں۔ روس کو اب معلوم ہونے لگا ہے۔ دوسرے تاریک ممالک انجیل کے لئے کھلنے والے ہیں دیکھیں کون مزرعہ سنج مسیحی بہادر دن کے راہ تک رہے ہیں۔ ہورڈ کی دعا کا جواب خدا سے ملیگا اور سیبیریا کو مخلصی حاصل ہوگی ۔

ہمارے زمانہ حال کی نہایت قابل غور علامت وہ طریقہ ہے جسمیں مستورات اس دُنیا میں اپنی ہستی کو معلوم کرنے لگی ہیں۔ شکاگو میں فی الحال چار لیڈیاں [illegible] اوفیسر منتخب کی گئی ہیں جنکی تنخواہ ...... ڈالر سالیانہ فی اوفیسر مقرر ہوئی ہے۔ امریکہ اور یورپ میں بہت سے جیلخانوں کے لئے عورتیں وارڈر اور مشنرن مامور ہیں۔ روس میں صدہا لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس میں بکثرت لیڈی معلمہ قانون دان اور ریفارمر ہیں اور بہت دوسری جگہوں میں لیڈیاں کام کرتی ہیں۔ انگلستان میں اگرچہ لیڈیاں لنڈن بورڈ کے اجلاس میں جگہہ نہیں پاتیں تاہم بہت سے وطن دوست اور مشنری کاموں میں لیڈیاں لیڈر ہیں۔ اسکا ابھی تک انجام نہیں ہوا۔ ہمارے سامنے جو آئندہ وقت ہے اُسکے سُدھارنے اور بنانے میں عورت کی انفلوئنس ضرور ایک بھاری نتیجہ پیدا کریگی ۔

واچمین لکھتا ہے کہ میسنری کی خاصیت کی نسبت چند برس گذرے ہمارا ایک مسیحی دوست جسکو ہم اسوقت غلطی خوردہ سمجھتے تھے فری میسن ہوگیا۔ اسکے لاج میں پارسی۔ ہندو۔ بیدین۔ اور مسیحی بھی تھے۔ بہت بد لوگ اسکے نزدیک معزز برادر منظور تھے تھوڑے روز ہوئے اُسنے ہمیں خبر دی کہ اُسنے لاج کو ترک کیا۔ وہ اب صاف صاف مانتا ہے کہ میسنری مسیحیت نہیں ہے۔ اور کہ لاج سچے کسی مسیحی کی جگہہ نہیں ہے۔ لیکن اس بھائی نے جب وہ اوّلاً اُسمیں داخل ہوا تھا ہمیں یقین دلانا چاہا کہ میسنری کی خاصیت اور طریقہ نیک اور مسیحی خاصیت ہے۔ ہم نے بہت مسیحیوں کو دیکھا ہے کہ لاج کی شرکت سے برباد ہوگئے لیکن کبھی نہ دیکھا کہ کوئی شخص لاج کے ذریعہ مسیحی بنایا گیا ۔

زمانہ کے آثار سے ایک بات یہہ ہے کہ مدراس کے ایک شخص جنکا نام رائے بہادر سبھاپتی مدالیر ہے ایک مستقیم ہندو جماعت کو سمندر پار کا سفر کرنیکے لئے کوشش کر رہے ہیں تاکہ وہ غیر ممالک میں سیر کریں۔ اس جماعت کے ہر ایک ممبر کو مطمئن کیا گیا ہے کہ جب وہ واپس آوے تو بخلاف پرچیت کرنیوالوں کی کوشش کے اُنہیں بغیر پرائشچت بدستور ہندو قوم میں شامل رکھا جائیگا ۔

بازار کی منادی کی وقعت و قدر اکثر حاضرین اور بہت وجہہ سامعین پر منحصر سمجھی جاتی ہے۔ بازاری جماعت حاضرین میں ایک آتا اور دوسرا چلا جاتا ہے بعض آدمی آخر تک ٹھہرتے اور منادی سے مستفید ہوتے ہیں۔ انجیلی مناؤوں میں بعض اشخاص بازاری منادی کو جو ایک خاص مشنری کام ہے ناپسند کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے پُرشور بازاروں میں منادی کرنا زیادہ مُفید نہیں ہے۔ بہرحال بازار کی منادی مسیح کے لئے ایک علانیہ شہادت ہے۔ اور جہانتک خیال کیا جاتا خداوند کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ ہسپتالوں اور مسافرخانوں میں جہاں اکثر فقیر اور مسافر ٹھہرتے ہیں واعظ لوگ جاتے اور کلام سُناتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمیں دو عرب فقیر ملے جو سوڈانی معلوم ہوتے تھے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ وے مشتبہ ٹھہرے کہ مہدی سوڈان کے لئے وے چندہ جمع کرتے ہیں ۔

جنڈیالہ کی میونسپلٹی اور عام باشندگان شہر نے جنکی تعداد ۵۹۵۰ ہے چرچ مشنری سوسائٹی کی خدمت میں اس مضمون کی ایک عرضی دی ہے کہ یہاں پھر مشن کا سکول قایم کیا جاوے اور اسمیں انگریزی کی تعلیم دیجائے ۔

مشہد (ایران) سے یہہ خبر آئی ہے کہ وہاں چند مُلّاؤں نے یہہ کوشش کی تھی کہ مسلمان رعایا کو عیسائیوں کے برخلاف مشتعل کریں تاکہ تمام عیسائی باشندے قتل کئے جاویں۔ اس سازش کا خوف یہانتک بڑھگیا کہ ممالک غیر کے جتنے کانسل مشہد میں مقیم ہیں اُن سب نے مل کر ایک کمیٹی کی اور حاکم کو عرضی بھیجی کہ اُن مُلّاؤں کی شرارت کا بندوبست جلد کیا جائے۔ حاکم مشہد نے ۳ مُلّاؤں کو جو سب سے زیادہ شریر اور گویا تمام سازش کے سرغنہ تھے ملک بدر کر دیا اور شاہ کج کلاہ کو لکھکر حفاظت امن کے لئے طہران سے ملکی فوج منگوائی۔ چنانچہ اب کسی قسم کا اندیشہ باقی نہیں رہا ۔

پانڈیچری میں تجویز ہے کہ ایک معتد گروہ ہندو

باشندگان پانڈیچری کا جمع ہوا اور ہندو بیوؤں کے ازدواج ثانی کی سفارش کی جاے۔ لوکل طور پر تو بہت لوگ تائید کرتے ہیں اور دیوان بہادر رگناتھ راؤ اور سکرٹری مدراس شاخ انجمن شادی ہنود اس جلسہ میں مدعو ہوئے ہیں +

تحصیل محمدی ضلع کھیری لکھیم پور ملک اودہ کے ایک کنسٹیبل رحیم بخش نامی نے نزاع باہمی پر کالکا پرشاد ہیڈ کنسٹیبل کو بتاریخ ۴- نومبر ۹۰ء بوقت پانچ بجے صبح کے بندوق سے مار ڈالا اور اپنا اور ایک اَور کنسٹیبل کا توسدان لیکر معہ بندوق تھانہ اور تحصیل کے قریب ہی سڑک کے اُس پار ایک کھیت میں ٹہلنے لگا۔ بندوق چلتے ہی بستی بھر میں خبر ہوگئی تحصیلدار صاحب و تھانہدار صاحب بغرض گرفتاری پہنچے اور صدر کو تار دیا۔ تماشائیوں کا ہجوم ہوگیا۔ سب بال بچے بوڑھے جوان زن و مرد جمع تھے۔ شام کے وقت یہہ کہکر کہ مجھے پھانسی کی ذلت گوارا نہیں سب تماشائیوں کے سامنے اُنہیں رخصتی سلام کر کے اپنے گولی ماری اور مرگیا۔ لاشیں آگے پیچھے روانہ صدر ہوئیں۔ تار کی خبر پاکر صدر انسپکٹر صاحب بھی گیارہ بجے رات کے آگئے تھے مگر واپس گئے +

محمد یونس متعلم مشن سکول سہارنپور لکھتے ہیں کہ سہارنپور میں ۱۵ نومبر کو ایک حجام کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جسکی رانوں کے جوڑ سے ٹانگیں ندارد ہیں۔ بایاں ہاتھ بازو کی جڑ سے نہیں اور دہنا ہاتھ ذرا سا ہے جسمیں صرف دو انگلیاں ہیں۔ البتہ رانوں کی جگہہ ایک ایک انگلی ہے اب تک صحیح سلامت ہے اور دودھ پیتا ہے کل چہرہ درست ہے کہاں ہیں قدرت صانع کے منکر ذرا عبرت پکڑیں +

نامہ نگار لاڈوہ لکھتے ہیں کہ موضع زین پور علاقہ تھانہ لاڈوہ میں ایک جماعت فقیروں کی آئی جنکے پاس گھوڑے اونٹ وغیرہ بھی تھے۔ اور دو چار عورتیں نوجوان بہ لباس مردانہ اُنمیں شامل ہیں۔ ایک فقیر کے ڈیرہ میں یہہ لوگ شب باش ہوئے۔ رات کو کسی بات پر باہم تکرار ہوئی اور آپسمیں زد و کوب کی نوبت پہنچی۔ دو ایک کے سر پھوٹے نوبت بعدالت پہنچی اور عورتوں کا مرشد لباس اوتروایا اور دیکھا گیا کہ وہ دھوکہ باز ہیں یہہ فقیر جوگی اپنے تئیں بندرابن کے باشندے بتلاتے ہیں +

کوکب ہند ناقل ہے کہ شہر بریلی میں بڑی ذات کے عنقریب نصف نوجوان ممبروں نے آپسمیں اتفاق کیا کہ ذات کے بندھن کو توڑ ڈالیں۔ اور انگلش ساختہ جیم اور بسکٹوں کا استعمال کریں۔ متعصب پارٹی نے ان لوگوں کو ذات سے خارج کر دیا ہے لیکن اس سے انکا کچھ ضرر نہ ہوا کیونکہ وے اپنے رفیقوں کی باہم مدد کرنیکے قائل ہیں +

کانگریسی واعظ فقیر راجندر ناتھ دت بنگال کا ایک شورش کنندہ جسکی کارروائیوں کا حال اکثر اخبارات میں شایع ہوا بمبئی سے انگلستان کو دو ہندو اور تین مسلمان واعظوں کو ہمراہ لیکر روانہ ہونیوالا ہے تاکہ باشندگان ہند کی شکایتوں کو برٹش اخبارات برٹش عوام اور برٹش پارلیمنٹ کے روبرو بیان کرے۔ فقیر مذکور اپنے ہمراہ بہت سے کاغذات لئے جاتا ہے جنمیں بعض اہم کاغذ اور دو عرضداشتیں ہیں ایک سکرٹری اسٹیٹ کے نام ہے اور ایک امپیریل پارلیمنٹ کے نام ہے۔ اُسمیں بیس لاکھ مختلف آدمیوں کے دستخط مختلف حروف میں ہیں۔ یہہ عرضداشت ہوس آف کامنس کے کل فرش کو چھپا سکتی ہے۔ فقیر مذکور کے ہمراہ دو اَور شخص ہیں جو اپنا صدر مقام ڈبلن (آئرلینڈ) میں رکھینگے جسکی وجہہ انکو ہی معلوم ہوگی۔ فقیر نے اپنی ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ مَیں گورنمنٹ کو آرام و چین نہ لینے دونگا تاوقتیکہ وہ ہمکو اُن انسٹیٹیوشنوں کو عطا نہ کرے جو برٹش رعایا کے پیدائشی حقوق ہیں اور جو برٹش حکومت کی روایات کے مطابق ہیں۔ صاحب ٹپالہ اخبار نہایت سنجیدہ اور معقول جواب دیسکتے ہیں جس سے ہم بھی متفق ہیں کہ فقیر مذکور کو معلوم ہوگا کہ لنڈن ایک عظیم الشان مقام ہے اور اس شہر میں فقیر مذکور سے پہلے بڑے بڑے شخص جا چکے ہیں لیکن انکی وہاں دال نہ گلی اور ناکام واپس آئے۔ اُسکو معلوم ہوگا کہ اسوقت انگلستان میں شرقی سرد ہوا کسقدر تیز ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

نامہ نگار لاڈوہ ضلع انبالہ لکھتے ہیں کہ وہاں دیوالی پر ہندوؤں نے خوب قماربازیاں کیں کئی مقروض اپنے قرض سے سبکدوش ہوگئے اور کئی ایک دیوالیہ بن گئے +

لاڈوہ میں ایک چوکیدار شہر بجرم چوری ایک راس بکری کے گرفتار ہوکر چالان عدالت ہوا۔ اگر چوکیدار خود چوری کرنے لگے تو رعایا کا کیا حال ہوگا +

کالکا دہلی ریلوے ٹریفک کیواسطے یکم جنوری تک کھل جائیگی۔ تاحال کچھ کام باقی ہے۔ جو بہت جلد تیار کیا جارہا ہے +

بنارس میں ہنومان کے مندر کے پاس فقیر اور جوگی اپنے پاس بہت سانپ رکھتے اور بیچارے جاتریوں کے گرد جمع ہو جاتے اور اُنہیں سانپوں سے ڈرا کر بھیکھ مانگتے ہیں +

لنڈن کے مجسٹریٹ صاحب نے انوکھا نامی ہندوستانی کو ایک ماہ کی سزائے قید دی کیونکہ وہ انڈیا آفس کے گرد گھومارتا اور حکام کو تنگ کرتا تھا +

سُنا گیا کہ کمتی فوج کے بانی و افسر اعلیٰ جنرل بوتھ صاحب انگلستان سے روانہ ہندوستان ہونیوالے ہیں تاکہ یہاں کی کمتی فوج کے کام کا ملاحظہ کریں +

شاہ ہالینڈ تخت سے اوتار دیئے گئے۔ علاوہ رعایا کے اُنکے معزول کرنے میں خود ملکہ بھی شریک ہیں بادشاہ پاگل اور حکومت ملک کے ناقابل سمجھے گئے ہیں +

زار روس نے نہلسٹوں کی جانستان سازشوں

سے بچنے کے لئے اپنے ریلوے سفر کے لئے ایک فولادی گاڑی بنوائی ہی جسپر سرنگ وغیرہ کا کچھ اثر نہیں پہنچ سکتا ہی +

ولایت میں ہالوے کالج کے وظیفوں کے لئے ایک سو لیڈیاں اُمّید وار مقابلہ کر رہی ہیں۔ یہہ بڑی جُرات کی بات ہی +

اخبار عام لکھتا ہی کہ روس میں لوگ خوش ہوئے کہ ولیعہد زار کے استقبال کی ہندوستان میں تیاریاں ہو رہی ہیں۔ روسی اسکو دوستی کا نشان سمجھتے اور شکور ہیں +

لنڈن میں روس کی مظلوم یہودی رعایا کی ہمدردی میں عظیم الشان جلسہ ہوا جسمیں بہت لارڈ ممبران پارلیمنٹ اور سربرآوردہ لوگ شامل تھے +

ولیعہد زار روس کلکتہ میں حضور وائسرائے کے مہمان ہونگے جنکی طرف سے انکو عالیشان دعوتیں دیجائینگی

روس میں حکومت کے خلاف عوام کا جوش بے طرح پھیلتا جاتا ہی۔ وہاں کے تمام جیلخانے تعلیم یافتہ اشخاص سے معمور ہو رہے ہیں +

حضور ملکہ معظمہ کا ارادہ ہی کہ شہنشاہ فریڈرک کا ایک اسٹیچو ایوان بالمورل کے احاطہ میں نصب کیا جائے +

ہندوستان کے زیج علاقہ جنید نگر میں حکم ہوا کہ تمام دیسی جو ۱۹ سے ۵۰ برس تک کے ہوں وہ فوج والنٹیر میں داخل کئے جائیں +

شاہ دیہومی نے اغباس والوں پر فتح پا کے اُنکے معصوم بچے قتل کروائے۔ ایک ہزار عورتیں ذبح کروالیں۔ اور مردوں کو زندہ پکڑ کر آگ میں جلا دیا +

کابل سے نودی ورسیان کے کارسپانڈنٹ نے لکھا ہی کہ ایک متعصّب شخص جہاد کا وعظ کر رہا ہی کہ تمام روسی عملداری کو فتح کر لینا چاہئے جسمیں فوج ترکمان ہسنکیر ہیں +

سال گذشتہ کے درمیان چار سو چورانوے مُجرم پھانسی دیئے گئے ۱۸۸۵ء میں پانسو اٹھانوے پھانسی دیئے گئے تھے۔ پھانسی پانیوالوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی ہوئی +

سال فصلی مختتمہ اخیر مارچ ۱۸۹۰ء میں چار لاکھ من نمک زیادہ استعمال میں آیا جسکے محصول کی آمدنی سے سرکار کو سوا نو لاکھ روپیہ کا فایدہ ہوا +

نینی تال سے ایک نامہ نگار مظہر ہی کہ سر جان ٹیلر انسپکٹر جیلخانہ جات نے ایک شخص مسٹر جلیب پر حملہ کیا۔ عدالت سے سر جان ٹیلر پر دو روپیہ جرمانہ ہوا +

شکایت ہو رہی ہی کہ اہل مدراس ہسپتالوں کی امداد پر کوئی توجہ نہیں کرتے بقول پائونیر وہ فوجی خدمت کے لایق نہیں تو کیا اپنے ہموطنوں کی خدمت کے بھی لایق نہیں ہیں +

لارڈ کانیمرا گورنر مدراس نے اُن فضول آرایش اور تماشوں میں میونسپلٹی کا روپیہ صرف کرنا بالکل ناپسند کیا ہی جو کوئی گورنر یا وائسرائے کی تشریف آوری کے وقت کیا جاتا ہی +

لاہور کا پیسہ اخبار لکھتا ہی کہ مسٹر وار برٹن کی تبدیلی کے بعد ضلع امرتسر میں بدمعاشوں نے اسقدر زور پکڑ لیا ہی جس سے غالبًا گورنمنٹ مجبور ہو کر انکو پھر امرتسر میں واپس کریگی +

مدراس میں دو سو ہندو عورتیں علم ڈاکٹری تحصیل کر رہی ہیں۔ بیشک ایسی باتیں ملک کی ترقی کی اُمّید پیدا کرتی ہیں +

ایک بنگالی زمیندار نے ایک طالب علم کو پانچ سال تک خرچ دینے کا وعدہ اس شرط پر کیا ہی کہ جب تعلیم پا کر واپس آجاوٗ تو اُسوقت اپنے صرف سے کسی دوسرے طالب علم کو تعلیم کے لئے انگلستان بھیجدینا +

کہتے ہیں کہ لنڈن میں دس لاکھ خطاہر صبح کو تقسیم ہوتے ہیں۔ اور یہہ بات بھی مشہور ہی کہ صرف ایک اکیلی دوکان میں تین ہزار خط روزانہ آتے ہیں +

گورنمنٹ ہند اس مسئلہ پر کہ آیا ریلوے کمپنیوں پر میونسپلٹی ٹیکس لگا سکتی ہی اور اس ٹیکس کی تشخیص کی کیا بنیاد مقرر ہونی چاہئے غور کر رہی ہی +

افریکہ میں گذشتہ پانچ برس کے عرصہ میں قریب ۲۰۰ افریکن مسیحی مسیح پر ایمان لانیکے باعث بت پرستوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے +

مُہذب مخبر ہی کہ یہہ خبر غلط ہی کہ مرشدآباد کے شیعہ سنیوں میں نواب عبداللطیف خان بہادر کلکتہ نے صلح کرا دی۔ دارالسلطنت کلکتہ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ہنوز فساد بدستور باقی ہی +

کلکتہ میں جینیوں کا مقدمہ سفر ولایت ابھی تک برابر چلا جاتا ہی۔ مدعا علیہم نے ہائیکورٹ میں درخواست کی ہی کہ ایک کمیشن مقرر کیجائے جو بمبئی جا کر چند گواہوں کی شہادت قلمبند کرے۔ ہائیکورٹ نے یہہ درخواست منظور کی +

سُنا گیا کہ نواب صاحب رامپور بھی ولایت کی سیر کا عزم رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کل ہندو اور مسلمان رئیس ایک ایک بار ولایت کی سیر کر آئیں تو بہت مفید ہی +

جبلپور سے مولوی صفدر علی صاحب نے لکھا ہی کہ وہاں بشدت بارش ہوئی اور کئی گھنٹے تک برابر موسل دھار مینہہ برستا رہا +

دھاروار میں ایک سولہ سالہ لڑکا شکار کھیلتا ہوا خود شکار ہو گیا۔ بندوق کے چھرّے خود اُسکے لگے اور ہلاک ہو گیا +

کانپور کے کارخانوں میں دو سو مسیحی مرد اور لڑکے کام سیکھنے کے لئے امداد پاتے ہیں اور ہوشیار ہو کر دوسری

...ں میں چلے جاتے ہیں +

لکھنؤ کے علماء فرنگی محل نے دو فتوے سُنّی ... کے ہاتھ میں دستخط کرکے دیدیے ہیں ایک فتویٰ ... میں لکھا ہی کہ جو اس قسم کے مقدمات میں کوشش کریگا ... مستحق ثواب ہوگا +

لکھنؤ میں ایک نوجوان لڑکے نے ایک درزی ... کے لڑکے کی ناک کاٹ لی کیونکہ اُس درزی کے لڑکے ... نے عہد شکنی کی تھی +

مہذب ناقل ہی کہ مرحوم شاہ اودھ کی سرکار ... کے اعلیٰ کارپرداز عطاء اللہ داروغہ محمد علی خان نے ... عارضہ ہیضہ انتقال کیا جس سے مٹیا برج کی رونق کو اور ... صدمہ پُہنچا +

رفیق نسوان ناقل ہی کہ لکھنؤ میں ہیضہ کے ... باعث صدہا بندگان خدا کی جانیں گئیں۔ پادری سکول ... صاحب ایجنٹ میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس بھی اس عارضہ ... میں جان بحق ہوگئے +

رائے بریلی کی راہ سے لکھنؤ و جونپور ریلن ... کی باقاعدہ پیمایش اسی ماہ سے شروع ہوگی۔ مسافروں ... کے لئے آرام ہوگا +

کانپور گزٹ نے آریہ سماجیوں کی تعریف میں ... ایک مضمون شایع کیا ہی جسمیں مسلمانوں کو بتایا ہی کہ وہ ... آریوں کو اپنا دوست سمجھیں۔ کیونکہ آریہ مسلمانوں کو ہندوؤں ... میں شامل کرنا چاہتے ہیں +

مہاراجہ کپورتھلہ کی رسم مسند نشینی کے متعلق ۲۲ نومبر سے ۲۹ تک پُررونق جلسے ہوتے رہے +

مہر نیمروز بصیغہ لوکل مخبر ہی کہ امسال سالانہ جلسہ پادری صاحبان جو ہمیشہ ہوتا ہی تاجپور میں منعقد ہوا ہی۔ دور دور کے پادری اور کرشچین طلبا اور دیگر عیسائی صاحبان اس ضلع کے فراہم ہوئے اور ریاست کی جانب ... سے بھی کچھ اہتمام ہوتا رہا ہی +

سنگھ سبھائے لکھتا ہی کہ امرتسر میں میلہ پر بازاروں میں بٹہ بازی وغیرہ کے بہانے سے لوگ لوٹے جاتے ہیں پولیس کی طاقت نہیں کہ انکو گرفتار کرے +

انبالہ کالکا ریلوے پر بقول سنگھ سبھائے لٹیرے آن پہنچے اور اپنی مطلب براری کے لئے کئی مقاموں پر ریل کی پٹری توڑنیکی کوشش کی +

اجمیر کی میونسپلٹی کی شکایتوں کی ایک عرضی ایک مشہور متولی درگاہ نے اُسوقت پیش کی جب حضور ممدوح پشکر کی سیر کو جاتے تھے کمشنر صاحب اجمیر کو تحقیقات کا حکم ہوا ہی +

اجمیر میو کالج میں کرنیل سر براڈ فرڈ صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی سنگی تصویر جو ولایت سے بنکر آئی ہی حضور والیسرائے نے کھولی اور ایک عمدہ تقریر کی +

فیروزپور کیطرف ٹڈیوں کے باعث زراعت کا بہت نقصان ہوا۔ اور اکثر جگہوں میں فصلوں کو برباد کردیا +

تار کی خبریں

برلن ۱۶ نومبر سال آیندہ کے جرمن بجٹ میں فوج جنگی جہازوں اور ریلوں کیواسطے ۶ کروڑ ۴۴ ملین مارک قرضہ لینے کی تجویز کی گئی ہی +

برلن ۱۶ نومبر ڈاکٹر کچ کو علاج دق وسل کے تجربہ کیواسطے دس لاکھ مارک کا عطیہ دینے کے لئے ریشٹیگ کو منظوری حاصل کیجائیگی۔ اسوقت تک دُنیا کے مختلف حصوں سے ۱۵ ہزار ڈاکٹر یہہ علاج سیکھنے کے واسطے پُہنچ چکے ہیں۔ ڈاکٹر مذکور نے اپنی مجرب دوا کا نام "پیرا ٹوائڈ" رکھا ہی +

لنڈن ۱۷ نومبر سینٹ پٹرسبرگ سے خبر آئی ہی کہ بینک انگلستان روسی بینک سے ½۳ ۱۰ لاکھ پونڈ قرضہ لینے کا انتظام کر رہا ہی +

بمبئی ۱۷ نومبر گورنمنٹ نظام کیطرف سے مدت سے جس دعوےٰ کے دائر ہونیکی اُمید تھی اسکی نسبت کارروائی شروع ہوگئی ہی گورنمنٹ نظام کے وکلا مسٹر روش اور اور بائرن نے ہائیکورٹ میں دعوےٰ دائر کردیا ہی جسکی بابت ۶۱ لاکھ ہی۔ اور بھاری استدعا یہہ ہی کہ عبدالحق اُن حصوں کی نسبت جو کمپنی نے بطور رعایت اُنکو دیئے گورنمنٹ کے امین قرار دیئے جائیں اور اُن حصوں کی زیادہ سے زیادہ جو قیمت ہوگی بھی اُنسے وصول کی جائیں۔ بمبئی کے تمام سرآوردہ وکلا بجز مسٹر انویز اور مسٹر وڈروف ساکنان کلکتہ کے اس مقدمہ میں کئے گئے ہیں +

فورٹ وایٹ ۱۵ نومبر۔ یہاں اب امن ہی سلسلہ تار کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا +

جدید اشتہار اخبار عام لاہور

اخبار عام لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہوگیا ہی۔ اُن صاحبان کی خاطر جو روزانہ اخبار نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہی یہہ انتظام بھی کیا گیا ہی کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا ایک مجموعہ ہی +

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک عہ۱۲ (بارہ روپیہ) مقرر ہی اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ للعہ (چھہ روپیہ) معہ محصولڈاک ہی +

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں۔ بعد میں جسکی خریداری پسند ہو اُسکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپ کا نام نامی درج رہیگا۔ اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا +

راقم مہتمم اخبار عام لاہور

ضرورت

قصبہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں امریکن یوپی مشن کے متعلق ایک زنانہ ڈسپنسری کے لئے ایک دیسی مسیحی بی بی کی ضرورت ہی جو علاوہ سند ڈاکٹری کے مسیحی چلن کے عمدہ سارٹیفکٹ بھی رکھتی ہو۔ اور شادی شدہ ہو۔ خاوند کے لئے بھی مشن میں حسب لیاقت کام مل سکتا ہی تنخواہ وغیرہ کیواسطے مس ایم وایٹ۔ ایم ڈی صاحبہ یوپی مشن سیالکوٹ سے درخواست کر کے فیصلہ کرنا چاہئے +

المشتہر

(پادری) امام الدین شہباز پاسٹر یوپی چرچ سیالکوٹ

اشتہار

نمبر ۱۱ بمقام کرنال

جو کہ سرسہ برانچ پر واسطے کام کھدائی ٹھیکہ داروں کی ضرورت ہی لہذا یہہ اشتہار بنا بر اطلاع محکمہ بذات جاری کیا جاتا ہی کہ جو شخص کام کھدائی کا ٹھیکہ لینا چاہے معہ ضروری سامان بمقام اندری راستہ کرنال بخدمت مسٹر رسل صاحب بہادر اسسٹنٹ انجنیر حاضر ہو جاوے نرخ عمدہ دیا جائیگا جسکی تفصیل ذیل میں درج ہی +

کھدائی ۳ فیٹ عہ۱۰/ دو روپیہ دس آنہ۔

کھدائی ۴ فیٹ عہ۱۲/ دو روپیہ بارہ آنہ۔

کھدائی ۵ فیٹ عہ۱۴/ دو روپیہ چودہ آنہ۔

کھدائی ۶ فیٹ سے ۳ تین روپیہ۔

جہاں پر زمین سخت ہوگی وہاں علاوہ نرخ کے ۲ دو آنہ زیادہ دیئے جاوینگے۔ اور جہاں زمین بہت سخت ہوگی وہاں ۴ چار آنہ +

دستخط

جی جی ہٹن صاحب بہادر اگزکٹیو انجنیر سرسہ برانچ ڈویژن کرنال

لوکل

ہفتہ گذشتہ میں بوجہہ ایک ضرورت خاص کے ہمیں شفاخانہ شہر واقع گھاس منڈی میں جہاں ڈاکٹر مرزا امام الدین صاحب انچارج ہیں جانیکا اتفاق ہوا تو مریضوں کے انبوہ کثیر کو جو اُس تنگ مکان میں ڈاکٹر موصوف کے چوگرد جمع تھے دیکھ کر تعجب ہوا کہ اسقدر بکثرت مریض مرد و زن بوڑھے اور بچے وہاں آتے ہیں اور ماتنے سقیم الحال لوگوں کی تشخیص اور نسخہ نویسی میں کیونکر وہ سبھوں کو بتوجہ دیکھہ بھال کر کے اسقدر ہجوم میں محصور رہ کے اپنے دل و دماغ کو قایم و مستقل رکھتے ہونگے بیشک اُنکا کام قابل داد ہی۔ قریب تین سو ساڑھے تین سو مریض روزانہ اِس شفاخانہ میں آتے اور امراض مختلفہ کی ادویات پاتے ہیں۔ افسوس یہہ ہی کہ شفاخانہ کا مکان بہت ہی تنگ اور اِس کام کے لئے غیر موزوں ہی۔ علاوہ ازیں اُس کے برابر چمڑے والوں کی چند مسلسل دوکانیں ہیں جنسے سخت تعفن پھیلتا اور مریضوں کے دماغ کو پریشان کرتا ہی۔ ہمکو وہاں چند منٹ ٹھہرنا دشوار معلوم ہوا۔ اُمید ہی کہ ہماری میونسپل کمیٹی شہر میں کوئی اور باموقع مکان اس کام کے لئے جلد تجویز کریگی۔ کیونکہ دور دور اطراف شہر کے بیمار اِس شفاخانہ میں آتے ہیں اور ادویات کا بھی یہاں کافی ذخیرہ ہونا ضروریات سے ہی۔ اور ڈاکٹر موصوف کی محنت و کارگذاری بیشک قابل قدر اور لایق تعریف معلوم ہوتی ہی +

روشنی کے میلہ کی تعطیل کے باعث جو نگل اور بدھ کو فراہم ہوگا۔ اخبار قبل از وقت معمولی چھپکر تیار کیا گیا تاکہ تاریخ اشاعت و روانگی میں ہرج واقع نہ ہو لہذا اسیلہ کی کچھ کیفیت درج نہ ہو سکی۔ لیکن ہفتہ آیندہ میں اگر کوئی ماجرا قابل اندراج ظہور میں آیا تو ہدیہ ناظرین کیا جائیگا +

منشی کریم بخش مدعی کا ایک مقدمہ تنازعہ زد و کوب باہمی جو نسبت میاں تھو و جھنڈا وغیرہ مدعا علیہ متعلقہ فوجداری کمیٹی میں باجلاس خواجہ احسن شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ دایر تھا بوقت پیشی بوجہہ موجود ہونے گواہان ثبوت مدعا علیہم کے مدعی کے حق میں سست ہوکر بحق مدعا علیہ فیصل ہوگیا مفصل کیفیت بشرط معلوم ہونیکے آیندہ کو لکھینگے۔ البتہ لوکل سلف گورنمنٹ کے قوانین باوجود مفید و عمدہ ہونیکے چالاک و زباندار تقریر کرنیوالوں کے ذریعہ آنریری مجسٹریٹوں کو بھی غلطی اور دھوکہ میں مبتلا ہو جانیکا باعث ہو جاتے ہیں +

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا ++